فرضی قصّے کہانیوں اور جھوٹے لطیفوں سے پاک بچّوں کا میگزین

پندرہ روزہ

روضۃ الاطفال

لاہور پاکستان

149 26 جولائی 2013ء 16 رمضان 1434ھ

عید کیسے گزاریں؟







بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرمانِ الٰہی جل جلالہ

کہہ دے کیا ہم تمہیں وہ لوگ بتائیں جو اعمال میں سب سے زیادہ خسارے والے ہیں۔ وہ لوگ جن کی کوشش دنیا کی زندگی میں ضائع ہوگئی اور وہ سمجھتے ہیں کہ بے شک وہ ایک اچھا کام کررہے ہیں۔

(سورہ الکہف 104-103)

(محمد حمزہ۔ فیصل آباد)

حدیثِ نبوی ﷺ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان سے دنیا کا ایک دکھ دور کردیا عزت وجلال والا اللہ قیامت کے دن اس کا ایک دکھ دور کرے گا اور جس شخص نے کسی مشکل میں گھرے شخص کے لئے آسانی کا سامان کردیا' اللہ اس کے لئے دنیا اور آخرت مین آسانی کردے گا۔

(ابوداوٗد' کتاب الزکوٰۃ)

(طارق محمود۔ فورٹ عباس)

پہلی بات

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ننھے روضہ دارو!

امید ہے آپ سب خیر و عافیت سے ہوں گے اور رمضان المبارک میں خوب نیکیاں کمارہے ہوں گے۔ اللہ کے لئے یہ بھوک پیاس برداشت کرنا اور گناہوں سے اپنے آپ کو روکے رکھنا' رات کا قیام اور تلاوت قرآن مجید ان تمام اعمال کو جاری رکھے ہوں ہوں گے۔ اللہ آپ کو استقامت دے۔ یہی رمضان کی سترہ تاریخ تھی جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے 313 جانبازوں کے ساتھ مل کر کفار مکہ کو شکست سے دوچار کیا اور یہی مبارک مہینہ تھا جب سرورِ عالم ﷺ ہزار کے لشکر جرار کے ساتھ ''لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ''...... آج تم پر کوئی ملامت نہیں...... کا اعلان کرتے ہوئے مکہ کی گلیوں میں داخل ہو رہے تھے جہاں سے انہیں 10 برس قبل نکلنے پر مجبور کیا گیا تھا۔ خیر! رمضان' جہاد اور فتوحات کا گہرا تعلق ہے۔ رمضان ہمیں جہاد فی سبیل اللہ کے لئے تیار کرتا ہے۔ ہمیں اس کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا ہے۔ ان شاء اللہ

دوسری بات یہ کہ جو بچے خود 100 سے زائد روضۃ الاطفال تقسیم کررہے ہیں وہ مقامی تحصیلی یا الحمد یہ روضہ سوسائٹی کے مسئول کے خط کے ساتھ تقسیم کئے جانے والے روضۃ الاطفال کی تعداد' اپنا ایڈریس اور فون نمبر ہمیں ارسال کریں تاکہ ''مقابلے کا ہیرو سامنے آسکے۔

تیسری بات یہ کہ رمضان کا آخری عشرہ عنقریب جلوہ گر ہونے والا ہے۔ یہ وہ عشرہ ہے جس کی طاق راتوں میں رحمتوں' برکتوں اور سعادتوں والی رات ''لیلۃ القدر'' ہوتی ہے' اس لئے تمام طاق راتوں میں نوافل' تلاوت اور دعاؤں کا اہتمام کریں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین

اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو......!

والسلام

رَبَّنَا

دوزخ سے پناہ مانگنے کی دعا

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًاo إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۔ (سورہ الفرقان 65-66)

''اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے۔ بے شک اس کا عذاب ہمیشہ چمٹ جانے والا ہے' بے شک وہ بری ٹھہرنے کی جگہ اور اقامت کی جگہ ہے۔

(اسماء حامد۔ لاہور)

ایڈیٹر: عبدالرحمٰن

خط وکتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور / ای میل: rozah100@yahoo.com آفس: 0313-5967575

انہیں تم بھلا نہ دینا......!

سورج غروب ہو رہا تھا...... مغرب سے کچھ دیر پہلے...... چشم فلک نے ایسا منظر دیکھا...... جو دلوں کو نرم کر دینے والا تھا...... دو معصوم سی لڑکیاں...... جو دنیا کے بے شمار لذتوں سے نا آشنا تھیں...... بس درمیانی قسم کے کپڑے پہنے ہوئے...... ان کے جوتے ایسے جیسے دور دراز کا سفر کر کے آ رہی ہوں...... اپنے دل میں اٹھنے والی خواہشات سے شکست کھا کر...... ایک گھر کی دیوار کے ساتھ پڑے ہوئے...... تربوز کے چھلکوں پر بچا کچھا پھل کھا رہی تھیں...... یہ غربت انسان کو کس حد تک لے جاتی ہے...... خیر ابو جان ان چھوٹی بچیوں کو گھر لے آئے...... اور فریج میں کٹے پڑے ہوئے تربوز پلیٹ میں ڈال کر ان کے سامنے رکھ دیے...... انہوں نے جلدی جلدی کھانا شروع کر دیا...... میرے ذہن میں سوال کلبلا رہے تھے...... لیکن ان کو شرماتے دیکھ کر پوچھ نہ سکی...... نہ جانے کیسے کیسے ارمان ہوں گے؟...... ان کا بہترین زندگی گزارنے کا کتنا جی چاہتا ہوگا......؟ لیکن اللہ نے ان کو کم نعمتیں دے کر...... آزمائش میں ڈال دیا...... اور ہمیں بھی آزمایا...... کہ ہم اس کی دی ہوئی نعمتوں پر شکر گزار بنتے ہیں...... یا ناشکری کرتے ہیں...... اپنے آپ پر غرور کرتے ہیں......؟ یا عاجز و مسکین بنتے ہیں...... اپنی دولت کو صرف اپنی خواہشات پر صرف کرتے ہیں...... یا غریبوں کا بھی دھیان رکھتے ہیں......؟

اب آیئے ایک اور مثال دیکھیں...... ماشکیل (کوئٹہ کا ایک علاقہ جہاں پچھلے دنوں زلزلے نے تباہی مچادی) کے لوگ...... جو کبھی اپنے گھروں میں خوش و خرم زندگی گزارتے تھے...... اللہ کی دی ہوئی نعمتوں سے لطف اندوز ہوا کرتے تھے...... ان پر اللہ کے بے شمار انعامات تھے...... لیکن...... وہ اک زلزلہ......!! صرف ایک آزمائش...... ان کی نعمتیں چھین کر لے گئی...... اور آج وہ صرف دو وقت کی روٹی کے لیے بھی کسی کے محتاج ہو گئے...... باقی نعمتیں تو دور کی بات ہیں...... یہ امتحان ہے ان کا...... اور ہمارا بھی......؟؟

اب اپنی سوچوں کے دھارے مجاہدین کی طرف بہاتے ہیں...... آپ کو پتہ چلے گا کہ یہ...... اپنی زندگی میں ہی مگن تھے...... آباد تھے...... شاد تھے...... عزیز و اقارب سب ساتھ تھے...... کوئی خاص غم نہ تھا...... لیکن جب رب کے لیے نکلے تو رشتہ دار بھی دور ہو گئے...... دنیا کی آسائشیں بھی ختم...... آرام دہ گھر چھوڑ کر...... پہاڑوں، جنگلوں کو مسکن بنانے والے...... آخر ہمیں انہیں بھی تو یاد رکھنا ہے نا......؟؟

اب آئیں کشمیر و فلسطین اور برما وغیرہ کے مظلوم مسلمانوں کو دیکھیں...... وہ بھی وقت تھا کہ...... یہ چین سے زندگی گزار رہے تھے...... انہیں آزادی تھی...... گھر میں...... شہر میں...... بازار میں...... ان کے گھر اور املاک...... ان کی عزتیں محفوظ تھیں...... لیکن پھر سب کچھ ہی بدل گیا...... آزادی سلب...... جان...... مال...... عزت...... کچھ بھی تو محفوظ نہیں...... یہ بھی تو ہماری توجہ کے مستحق ہیں......؟؟

پیارے بچو! ایک بات تو بتائیں......؟ اگر ان کی جگہ ہم خود ہوتے......؟ بالکل ان دو معصوم بچیوں کی جگہ...... ماشکیل کے لوگوں کی جگہ...... برما کے لٹے ہوئے مسلمانوں کی جگہ...... کشمیر کے گرتے ہوئے لاشوں کی جگہ...... دنیا کی آسائشوں سے محروم ان لوگوں کی جگہ، جس کی مثالیں میں نے دیں...... تو آپ کا کیا حال ہوتا...... کیا تاثرات ہونے تھے آپ کے......؟

بے شک اللہ بے نیاز ہے۔ وہ کسی بھی وقت، کسی کے بھی حالات بدل سکتا ہے...... اس لیے جو کچھ بھی آپ کے پاس ہے، اس پر اللہ کا شکر ادا کریں...... اور ان مستحق لوگوں کی مدد کریں۔ آیئے ہم ان معصوم بچیوں کے لئے آسرا بن جائیں...... ماشکیل، بلوچستان اور ملک بھر کے آفت زدہ لوگوں کو نئی زندگی دیں...... کشمیر و فلسطین میں اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے لڑتے مجاہدین کے دست و بازو کا کردار ادا کریں اور وہاں کے مظلومین کے دکھ درد دور کرنے والے بن جائیں۔ رمضان کی گھڑیاں گزرتی جا رہی ہیں۔ پھر جلدی کریں اور اپنا جان و مال اس کے لئے پیش کر دیں۔ زیادہ سے زیادہ فنڈ جمع کریں اور جمع کروائیں۔ الحمد یہ روضہ سوسائٹی کے مسئول سے فنڈ بکس حاصل کریں اور اس دوڑ میں شامل ہو جائیں جس کی منزل اللہ کی رضا اور جنت کا حصول ہے۔ آپ کو پتہ ہے ناں کہ ''اللہ تعالٰی اس وقت تک بندے کی مدد میں ہوتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہوتا ہے۔'' (مسلم)

ہر اک جانتا ہے کہ وہ کس قسم کی مدد کر سکتا ہے...... تو پھر دیر کیوں......؟؟

(اخت حمزہ صغیر۔ راولپنڈی)



آدابِ صیام و قیام

رمضان وہ مبارک مہینہ ہے جس کے آتے ہی ایک مسلمان کے معمولات میں مکمل تبدیلی آجاتی ہے...... ایک جوش و جذبہ ابھرتا اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں سمیٹ لینے کی خواہش دل میں اٹھنے لگتی ہے......!! غفلت کی چادر میں لپٹے بھی ذرا باہر جھانکتے ہیں۔ ہمدردی وغمگساری کا یہ مہینہ ایک بار پھر ہماری زندگیوں میں آچکا ہے۔ یہ خوش نصیبی ہے کہ ہمیں اپنی زندگی میں ایک بار پھر یہ گھڑیاں نصیب ہو رہی ہیں...... سعادت وکامیابی کے لمحات میسر آگئے......!

ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے اردگرد کئی لوگ جو پچھلے رمضان میں ہمارے ساتھ تھے اب موجود نہیں...... یہی درس ہے ان واقعات میں کہ ہم گزرتی زندگی کے ہر لمحہ کو اپنے لیے فائدہ مند اور آخرت میں قابل نجات بنائیں......!!!

اگرچہ آپ میں سے کئی ساتھی ابھی چھوٹے اور روزہ رکھنے کے قابل نہیں ہوں گے لیکن پھر بھی یہ اس مہینے کی برکت ہے کہ بچے بھی صبح صبح ہی والدین کے ساتھ اٹھ جاتے ہیں اور پھر روزہ رکھنے کی ضد بھی کرتے ہیں......! پھر یہی خواہش اگلی زندگی میں روزے رکھنے کی تربیت کرتی ہے۔ روزہ محض بھوکا پیاسا رہنے کا نام نہیں کہ آپ والدین سے ضد کر کے روزہ رکھ لیں اور پھر خدانخواستہ بیمار ہو کر پریشانی پیدا کریں بلکہ اصل بات مقصدِ صیام کو سمجھنے کی ہے۔ ہمارے خالق و مالک نے ارشاد فرمایا:

يَـا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُون

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔'' (البقرہ:183)

آپ نے دیکھا کہ ربِ رحمٰن روزے کا مقصد تقویٰ بتا رہے ہیں...... کہ انسان اس مہینے میں خود کو ایسا بنا لے کہ باقی سارا سال بھی اسی طرح عبادت میں گزارے۔ نیک اعمال اور نماز و تلاوت کو صرف رمضان میں کرنا کسی طرح بھی تقویٰ کی علامت نہیں ہے بلکہ ان کا مقصد انسان کی ساری زندگی کی تربیت کے لئے کرنا ہے۔

یہ تو مہینہ ہے احتساب کا...... غور وفکر اور تقویٰ کو اپنانے کا......!!! یہ صدقہ وخیرات والا مہینہ ہے...... یہی وہ مہینہ ہے جس میں آسمانی کتب وصحیفے انسانیت کی ہدایت کے لیے نازل ہوئے...... قرآن عظیم کا نزول ہوا اور شیاطین کے قید ہونے کا مہینہ ہے۔ نبی ﷺ اس مہینے میں کثرت سے عبادت کرتے اور قرآن کریم کی تلاوت کا دور کرتے تھے......!!!

پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ایمان اور احتساب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے تو اللہ اس کے پہلے تمام گناہوں کو بخش دے گا۔''
(صحیح بخاری)

یعنی صرف بھوکا پیاسا نہیں رہنا بلکہ روزے کے مقصد کو پا کر نیک عمل کرنا ہے تو پیارے نبی ﷺ نے گناہوں کے دھلنے کی بشارت دی۔

روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس میں دکھاوے کا ڈر نہیں ہوتا جب تک آپ خود اس کا اظہار نہ کریں تبھی تو نبی ﷺ نے فرمایا: الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ

''اللہ فرماتے ہیں: روزہ میرے لیے ہے اور اس کا اجر بھی میں ہی دوں گا۔'' (سنن نسائی:2181)

انسان جب اللہ کی رضا کی خاطر ہر چیز ملنے کے باوجود کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے تو گویا وہ اللہ کی عبادت کا حق ادا کر رہا ہوتا ہے جسے اس نے دیکھا بھی نہیں تو اللہ تعالیٰ نے بھی اجر کتنا رکھا کہ جنت میں ایک مخصوص دروازہ ہی روزہ داروں کے نام کر دیا۔ جس میں سے صرف وہی گزر سکیں گے جو صحیح معنوں میں روزہ دار ہوں گے......!

پیارے نبی ﷺ کا فرمان ہے: روزے دار جنت میں ایک خاص دروازے سے داخل ہوں گے جس کا نام ''ریان'' ہے اور ان کے داخلے کے بعد دروازہ بند کر دیا جائے گا اور کوئی بھی داخل نہ ہو سکے گا۔''
(صحیح بخاری)

یہ اعزاز ہے رب کریم کے پاس روزہ داروں کا جو اجر میں انہیں جنت کے باغ وبہار عطا فرمائے گا۔
(ان شاءاللہ)

روزے کے آداب میں یہ بھی شامل ہے کہ کمزوری اور بھوک پیاس کا دوسروں کو بتا کر اجر میں کمی اور روزے کی بے قدری نہ کی جائے بلکہ ان ہلکی پھلکی تکلیفوں کو خوشی سے برداشت کیا جائے......!!

دورانِ روزہ کسی کی غیبت، چغلی، جھوٹ، دھوکہ سے مکمل بچیئے اور اپنے مسلمان بہن بھائیوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں کہ روزہ دار کی دعا رد نہیں کی جاتی پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

روزہ دار افطاری کے وقت جو دعا مانگتا ہے وہ رد نہیں کی جاتی۔''(ترمذی)

طاق راتوں کے قیام میں بھی خصوصی دعاؤں کا اہتمام کرنا ہے کہ لیلۃ القدر کی رات ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر رات ہے۔ اللہ ہمیں اس کے اجر کو پانے کی توفیق دے!(آمین)

دعا کے بھی کچھ خاص آداب ہیں مثلاً دعاؤں کی قبولیت کے لیے انسان حرام سے بچے اور مکمل خشوع وخضوع سے دعا مانگے کیونکہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:''حرام کمائی سے پرورش پانے والا بدن جہنم ہی کے لائق ہے۔''(صحیح بخاری)

نیز فرمایا:''اللہ حرام کمائی والے کی دعا قبول نہیں کرتا نہ ہی صدقہ۔''(صحیح مسلم)

دورانِ روزہ لڑائی جھگڑے، گالی گلوچ اور واہیات باتیں زبان سے نکالنے سے پرہیز کیا جائے۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:''روزہ ڈھال ہے اور جب کوئی اس سے لڑائی کرے تو کہہ دے کہ میں تو روزہ دار ہوں۔''(متفق علیہ)

ان سب باتوں پر عمل سے ہی روزہ کا مقصد حاصل کیا جاسکتا ہے وگرنہ ہم بھوکے پیاسے تو رہ سکتے ہیں مگر اجر سے محروم......!

اس طرح سحری و افطاری میں فضول خرچی سے اجتناب کرنا چاہیے۔ جائز ضرورت پوری کر کے باقی چیز کسی ضرورت مند روزے دار کو دی جاسکتی ہے جس کا بڑا اجر ہے......!

سحری میں تاخیر اور افطاری میں جلدی سنت رسول ﷺ ہے......اسی طرح سحری میں ضرور کچھ کھایا جائے کہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

''سحری کھایا کرو کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔''(صحیح بخاری)

بعض لوگ سحری کھائے بغیر روزہ رکھ لیتے ہیں یہ مناسب طریقہ نہیں ہے......!!

سورج غروب ہونے کے بعد روزہ افطار کرنے میں جلدی کرنی چاہیے۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

''مسلمان اچھی حالت میں رہیں گے جب تک افطار کرنے میں جلدی کریں گے۔''(صحیح بخاری)

افطاری کے وقت اپنے لیے، والدین، بہن بھائیوں، دوست احباب، بیماروں، مصیبت زدہ اور زمین پر بسنے والے مظلوم مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔......!

قوت کے مطابق صدقہ وخیرات اور ناداروں کو افطار کروانے کا اہتمام کرنا چاہیے...... یہ ایسا عمل ہے کہ روزہ دار جتنا اجر ہی افطاری کروانے والے کو ملتا ہے روزہ دار کے اجر میں سے کوئی کمی کیے بغیر......افطاری کا وقت کتنا خوشی والا اور روح پرور ہوتا ہے سو خوشی خوشی مسنون دعا پڑھیں۔

''ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ .

''پیاس چلی گئی، رگیں تر ہوگئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو اجر ثابت ہوگیا۔'' (سنن ابی دائود:2357)

اس مضمون سے جو سبق اخذ ہوا وہ یہ کہ!

☆ہماری زندگی میں رمضان آیا ہے تو زیادہ سے زیادہ نیکیاں سمیٹنی چاہئیں۔ تقویٰ کے حصول کی کوشش کرنی اور ریاکاری سے بچنا ہے۔

☆رمضان المبارک کی میں نماز قیام اللیل اور تلاوت قرآن پاک کو سال بھر معمول بنانا اور اس پر عمل کرنا ہے۔



☆غیبت، جھوٹ، دھوکہ دہی اور لڑائی جھگڑے، گالی گلوچ سے بچنا، فحش میڈیا کا بائیکاٹ کرنا ہے۔ کوئی لڑائی کرے تو خاموشی اختیار کرنی ہے اور اسی عادت کو ہمیشہ جاری رکھنا ہے۔

☆''باب الریان'' سے گزرنے والے روزہ داروں کی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

☆مظلوم مسلمانوں کی فلاح و آسانیوں کے لیے رب رحیم سے رو رو کر دعائیں مانگنی ہیں......غلبہ اسلام، جہاد کی کامیابی اور مسلمانوں کے وقار کی بلندی کا سوال کرنا ہے......

☆جہاں تک ہوسکے صدقہ وخیرات کے ذریعے ضرورتمندوں اور مظلوموں کی مدد کرنی ہے......(ان شاءاللہ)

ان بدنصیبوں میں شامل نہیں ہونا جن کی زندگی میں رمضان کا مہینہ آئے اور وہ فائدہ نہ اٹھائیں......!

اللہ ہمارے عملوں میں خلوص کی دولت ڈال دے، ہماری معمولی اعمال کو اپنی رضا کے لیے قبول فرمالے ہماری نجات و شفاعت کا ذریعہ اور ذخیرہ آخرت بنا دے......!(آمین)



(جویریہ بتول۔ چکوال)



پسندیدہ اشعار

نہیں کئے سجدے ہم نے کبھی شاہوں کی چوکھٹ پر
ہمیں جتنی ضرورت ہو اللہ سے مانگ لیتے ہیں

☆......☆......☆

اِک جھونکے سے جو بجھ جائے ہم وہ چراغ نہیں
اور بھی ضیاء دیتے ہیں ہم طوفانوں میں

(حنظلہ جاوید۔ رینالہ خورد)

رہنماؤں کو سجا کر منزل مقصود پر
ٹھوکریں کھاتا ہے تاریکی میں ملت کا جلوس
جن بہشتی مقبروں پر ہوگئے روشن چراغ
ملت بیضا یہی تھے چند گنتی کے نفوس

(حافظ علی معاذ، رضی الرحمٰن۔ رینالہ خورد)



سنہرے موتی

- عزت اور رزق صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔
- حسد فساد کی جڑ ہے جس سے بہت سی معاشرتی برائیاں جنم لیتی ہیں۔
- موت کی تمنا کرنے کی بجائے موت کی تیاری کرنا بہتر ہے کیونکہ موت زندگی کو آسان نہیں کرسکتی بلکہ آپ کا عمل ہی آپ کو آسان زندگی دے سکتا ہے۔
- دوسروں کے لئے مجلس میں جگہ خالی کرنا۔
- دوست وہ ہے جو مشکل میں کام آئے لیکن دوست وہ نہیں جو اپنی آسانی کے لئے دوسروں کو مشکل میں ڈال دے۔

(محمد ناصر بن وارث۔ ام القریٰ شیخوپورہ)

اچھے اصول

- جھکو وقار کے ساتھ...... بولو اختصار کے ساتھ
- جانچو فراخدلی کے ساتھ...... غور کرو گہرائی کے ساتھ
- مقابلہ کرو احتیاط کے ساتھ...... سنو توجہ کے ساتھ
- اعتماد کرو یقین کے ساتھ...... دیکھو دلچسپی کے ساتھ
- انتظار کرو صبر کے ساتھ...... بحث کرو دلیل کے ساتھ
- سوچو جذبہ تعمیر کے ساتھ...... پیو آہستگی کے ساتھ
- چلو اعتماد کے ساتھ...... خرچ کرو سمجھ کے ساتھ

پڑھو انتخاب کے ساتھ

(رخشندہ، فیضان۔ شیخوپورہ)



ظلم قرآن کی روشنی میں

① اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔'' (آل عمران:86)

② سورہ ہود میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''سنو اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر''۔ (ہود:18)

③ آل عمران میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔'' (آل عمران:57)

④ ''خبردار رہو، ظالم لوگ مستقل عذاب میں ہوں گے۔(الشوریٰ:45)

⑤ المومنون میں ارشاد ہے: ''ظالموں کا نہ کوئی مشفق (دوست) ہوگا اور نہ کوئی سفارش کرنے والا جس کی بات مانی جائے۔'' (المومنون:18)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''ظلم قیامت کے روز اندھیروں کی صورت میں ہوگا۔''

(رواہ البخاری، کتاب المظالم:2447)

(ثمینہ کوثر۔ لورہ، ایبٹ آباد)



مسلمان کی عزت کا دفاع

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس کے چہرے کو آگ سے محفوظ رکھیں گے۔

(صحیح الترمذی للالبانی)

(حافظ علی معاذ، محمد زین سرور۔ رینالہ خورد)



گلستان حدیث

★ اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو امانت دار نہیں اور اس شخص کا کوئی دین نہیں جو اپنے وعدے کا پکا نہیں۔ (مسند احمد)

★ حیا اور کم بولنا ایمان کی شاخیں ہیں۔ (ترمذی)

★ اللہ تعالیٰ کو وہ اعمال سب سے زیادہ پسند ہیں جن میں ہمیشگی ہو اگرچہ وہ کم ہی ہوں۔ (مسلم)

★ حسد سے بچو، بلاشبہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا

ہے جس طرح آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

★ دوزخ کی آگ سے بچو اگرچہ آدھی کھجور ہی کا صدقہ میسر ہو۔ (بخاری)

★ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد اسلام کی چوٹی ہے۔ (مسند احمد)

★ جس نے اللہ کے راستے میں کچھ بھی خرچ کیا تو اس کے لئے سات سو گنا بڑھا کر لکھ دیا جاتا ہے۔ (ترمذی)

(میمونہ بنت فاروق الرحمٰن، میر پور شا کوٹ)



مومن کی صفات

☆ تم میں سے اس وقت تک کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک اسے میں اس کے والدین اس کی اولاد اور ساری کائنات سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (بخاری و مسلم)

☆ مومن وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری)

☆ مومن دوسرے مومن کے لیے دیوار کی طرح ہے اور نبی ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں پیوست کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

☆ مومن آپس میں محبت کرتے ہیں اور اس شخص میں کوئی خیر نہیں جو دوسروں سے الفت نہیں کرتا اور دوسرے سے مانوس نہیں ہوتے۔ (مشکوۃ، بیہقی)

☆ مومن نہ طعنہ دینے والا ہوتا ہے نہ فحش گوئی کرنے والا اور نہ فضول گو جب تم کو اچھے عمل سے خوشی اور برے کام سے غم و افسوس ہو تو تم مومن ہو۔ (مسند احمد)

☆ اللہ کی قسم وہ مومن نہیں جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔

☆ مسلمانوں کی مثال باہمی اور ایک دوسرے پر شفقت کرنے میں ایسی ہے جیسے ایک جسم اگر اس کا کوئی عضو بیمار ہوجاتا ہے تو سارا جسم بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

☆ تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کی خواہش نفس میری لائی ہوئی ہدایت کے تابع نہ ہو جائے۔ (طبرانی)

(بدر سدید، کراچی)

”مشہور شہر“

کاغذ اور بانس کا شہر......ٹوکیو (جاپان)

سات پہاڑوں کا شہر......روم (اٹلی)

کالجوں کا شہر......لاہور (پاکستان)

خوشبوؤں کا شہر......پیرس (فرانس)

مسجدوں کا شہر......ڈھاکہ (بنگلہ دیش)

اونچی عمارتوں کا شہر......نیویارک (امریکہ)

(رخشندہ، ثناء فیضان شفیق۔ شیخوپورہ)



پانچ نصیحتیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کون ہے جو مجھ سے یہ (چند) کلمات حاصل کر کے ان پر خود عمل پیرا ہو جائے یا کسی ایسے شخص کو سکھائے جو اسے اپنا لے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں (سیکھوں گا) تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتیں ارشاد فرمائیں۔

① تم اللہ کی حرام کردہ باتوں سے بچو، تم سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے۔

② جو اللہ نے تمہاری قسمت میں لکھ دیا ہے اس پر راضی ہو جاؤ، تم لوگوں میں سب سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے۔

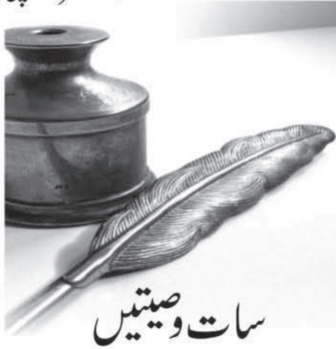
③ اپنے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرو، تو (حقیقی) مومن بن جاؤ گے۔

④ لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو، تم مسلمان بن جاؤ گے۔

⑤ زیادہ ہنسا نہ کرو اس لیے کہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

(جامع ترمذی)

(معاذ قمر۔ کراچی)



سات وصیتیں

ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے سات چیزوں کی وصیت کی۔

① مجھے مساکین اور نچلے درجے کے لوگوں سے محبت کرنے کا حکم دیا۔

② مجھے حکم دیا کہ میں اپنے سے کم درجے کے لوگوں کی طرف دیکھوں اور اپنے سے زیادہ امیر لوگوں کی طرف نہ دیکھوں۔

③ مجھے حکم دیا کہ میں کسی سے بھی کسی چیز کا سوال نہ کروں۔

④ آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں رشتے داری کو ملاؤں اگرچہ وہ مجھ سے منہ موڑیں۔

⑤ آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں ہمیشہ سچ بولوں خواہ وہ کتنا ہی کڑوا کیوں نہ ہو۔

⑥ آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں۔

⑦ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ”لاحول ولاقوۃ الا باللہ“ بہت کثرت سے پڑھا کروں، پس یہ عرش کے نیچے خزانوں میں سے ہے۔

(مسند احمد جلد 5، ابن حبان جلد 2)

عید کیسے گزاریں؟

رمضان المبارک امت مسلمہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی انعام ہے۔ اس انعام کو حاصل کرنے کے لیے مومن اچھی خاصی محنت کرتا ہے۔ دنیا میں مومن کو اس محنت پر خوش کرنے کے لیے عید جیسی نعمت عطا فرمائی ہے۔

عید کے معنیٰ ہیں'بار بار آنے والی خوشی' ہمارا دین اسلام بھی عید کے روز خوشی منانے کا حکم دیتا ہے۔ خاص کر بچوں کو خوشی منانے کے حوالے سے احادیث میں ذکر آتا ہے۔ ہم سب کی پیاری ماں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

عید کے دن میں اپنے گھر میں تھی۔ اللہ کے پیارے نبی ﷺ گھر میں لیٹے ہوئے تھے۔ دو چھوٹی چھوٹی بچیاں بھی گھر میں موجود تھی۔ وہ دونوں جنگ بعاث (جو کہ اوس اور خزرج کے درمیان ایک سو بیس سال جاری رہی) کے اشعار (جہادی ترانہ) دف بجا کر پڑھ رہی تھی۔ اتنے میں اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے والد گرامی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان بچیوں کو جہادی ترانہ پڑھتے سنا تو ناراض ہونے لگے۔ فرمایا: یہ کیا! رسول اللہ ﷺ کے گھر میں سب شیطانی آوازیں اور ساز......!! پیارے نبی ﷺ نے جب ان کی بات سنی تو اٹھ بیٹھے اور فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج ہماری عید ہے۔ (بخاری:952)

اس سے معلوم ہوا کہ عید کے روز مسرت و شادمانی کی فضا پیدا کرنے کے لیے جہادی ترانہ پڑھنا جائز ہے۔

پیارے بچو! جہادی ترانے کہہ کر عید کی خوشیاں ضرور منائیں مگر ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھیں کہ پیارے رسول اللہ ﷺ کی عید کا دن کس طرح گزارہ کرتے تھے۔

☆عیدین کے دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تین کام اہتمام سے کرتے تھے۔ جن میں غسل کرنا، خوشبو لگانا اور مسواک کرنا شامل ہے۔

☆نبی مکرم ﷺ عید کے روز سرخ دھاریوں والی چادر زیب تن فرماتے تھے۔ (طبرانی:7609)

☆عید کے روز اگر نئے کپڑے میسر نہ ہوں تو دھلے ہوئے صاف کپڑے پہننے چاہئیں۔

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

☆پیارے نبی ﷺ کا عید الفطر کے روز معمول ہوا کرتا تھا کہ اس وقت تک عید الفطر کی نماز کے لیے نہ نکلتے تھے جب تک چند کھجوریں نہ کھا لیتے۔ آپ ﷺ طاق (تین، پانچ، سات) کھجوریں تناول فرماتے تھے۔ (بخاری:953)

عید اہل اسلام کے لیے خوشی و مسرت کی اجتماعی تقریب ہے جس کی ادائیگی کے لیے سب مسلمان جمع ہوتے ہیں۔ عید شعائر اسلام ہے، غیر مسلمانوں کے ہاں ایسی روح پرور عبادت اور تقریب کہاں؟

☆پیارے نبی ﷺ عید کی نماز ہمیشہ عید گاہ میں ہی ادا فرماتے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی عید کی نماز عید گاہ میں ہی ادا کرنی چاہیے کیونکہ یہ زیادہ افضل اور مسنون ہے۔

☆عید کی نماز ادا کرنے کے لیے جاتے وقت راستے میں عید گاہ میں اور عید کی نماز تک تکبیرات کہنا مسنون ہے۔

''اللہ اکبر، اللہ اکبر لاالہ الااللہ واللہ اکبر، اللہ اکبر وللہ الحمد''

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عید گاہ جاتے اور آتے ہوئے راستہ تبدیل کرنا مسنون ہے۔ (بخاری)

بچوں، بڑوں اور خواتین کو عید گاہ میں لازمی طور پر جانا چاہیے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جب بچپن کی عمر میں تھے تو بتاتے ہیں کہ میں بچپن میں نبی ﷺ کے ساتھ عید کی نماز کے لیے نکلا۔ آپ ﷺ نے نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا، پھر عورتوں کی طرف آئے اور انہیں وعظ و نصیحت فرمائی اور صدقہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ (بخاری:975)

جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی ﷺ عید کی نماز کے بعد عورتوں کی طرف نصیحت کرنے کے لیے نکلے تو اس وقت بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔ بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلا رکھا تھا جس میں عورتیں صدقہ ڈال رہی تھیں۔ صحابیات اس موقع پر زیورات بھی پیش کیا کرتی تھیں۔ (بخاری:978)

☆نماز عیدین بغیر اذان و اقامت ادا کی جاتی ہے۔ (مسلم)

☆عید کی نماز سے پہلے اور بعد میں کوئی نفل نماز ادا نہیں کی جائے گی۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص (مرد و عورت) عید کی نماز ادا کرنے کے

لیے عید گاہ آئے تو بغیر کوئی نماز ادا کیے بیٹھ جائے امام کا انتظار کرے۔ جب امام آجائے تو اس کی اقتدا میں دو رکعت نماز عید ادا کرے، نماز عید ادا کرنے کے بعد پھر کوئی نماز نہ پڑھے۔ (بخاری:944)

دیگر نمازوں کی نسبت عید کی نماز میں زائد تکبیرات ادا کی جاتی ہیں۔

☆ موذن رسول ﷺ سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک رسول اللہ ﷺ عید کی نماز میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیرات اور دوسری رکعت میں تلاوت سے قبل پانچ تکبیرات کہتے تھے۔ (ابن ماجہ)

رسول اللہ ﷺ نے دو دن کے روزوں سے منع فرمایا: ایک دن عید الفطر اور دوسرا عید الاضحیٰ۔ (مسلم)

اگر عید جمعہ کے دن آجائے تو جمعے کی نماز سے رخصت دی گئی ہے۔

سیدنا اباس بن ابو رملہ شامی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے ایک آدمی کو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سوال کرتے سنا، کیا آپ ﷺ کے ساتھ ایک دن میں دو عیدوں (جمعہ اور عید) میں حاضر ہوئے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں، اس نے پوچھا پھر رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے؟ فرمایا: آپ ﷺ نے عید کی نماز ادا فرمائی، پھر جمعے کی رخصت دے دی پھر فرمایا: جو کوئی (جمعے کی نماز) پڑھنا چاہے پڑھ لے۔ (ابوداؤد:1070، ابن ماجہ1310)

آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں ایک ہی دن میں جمعہ اور عید جمع ہوئے تو آپ ﷺ نے ان دونوں نمازوں کو ادا فرمایا ہے مگر لوگوں کو رخصت دی ہے۔

نبی ﷺ کی حیات مبارکہ میں عید کے روز بھی جہادی رنگ بھرپور نظر آتا تھا۔

عید روز جب نبی ﷺ نماز پڑھاتے تو سترہ کے طور پر برچھی یا نیزہ سامنے گاڑھ دیتے تھے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے لیے برچھی آگے اٹھائی جاتی اور وہ عید گاہ میں آپ کے سامنے گاڑھ دی جاتی۔ آپ ﷺ اسی کی آڑ میں نماز پڑھاتے۔ (بخاری:978)

عید کے روز مسجد نبوی ﷺ میں صحابہ کرام ﷺ نیزہ بازی کی مشق کرتے اور تلوار ڈھال کا کھیل کھیلتے تھے۔ مومنوں کی ماں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

ایک دفعہ عید کے دن حبشی برچھیوں اور ڈھالوں سے کھیل رہے تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے اپنے پاس بلالیا اور پوچھا کہ کیا تم یہ کھیل دیکھنا چاہتی ہے تو میں نے کہا: جی ہاں! فرماتی ہیں: میں نے آپ ﷺ کے شانے پر سر رکھا اور اس کھیل کو دیکھنے لگی۔ آپ ﷺ فرماتے تھے۔ کھیلو کھیلو! جب میں اکتا گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: بس، میں نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''جائیے''

مسجد میں جہادی مشقیں کرنا پیارے نبی ﷺ کی سنت ہے۔

پیارے بچو! آپ کو بتاتے چلیں کہ عید کے موقع پر پاکستان میں کروڑوں روپے کا بچوں کے لیے پلاسٹک کا کھلونا اسلحہ آتا ہے۔ یقیناً آپ بھی ہر عید پہ پلاسٹک کا اسلحہ خریدتے ہوں گے۔ خریدیے ضرور اور اس سے نشانہ بازی کی مشقیں بھی کریں مگر اپنے ساتھیوں کی آنکھ، منہ بچا کے......!!



فیصل امین



واجتنبو قول الزور

ٹیچر کلاس روم میں داخل ہوئیں اور بلیک بورڈ پر ریاضی کے سوالات لکھوا کر غیر متوقع طور پر کرسی سنبھال لی۔ کن انکھیوں سے وہ تمام بچوں پر نگاہ رکھے ہوئے تھیں۔ کچھ بچوں سے یہ بات ہضم نہ ہوئی تو جھٹ بول اٹھے۔ پلیز ٹیچر اس طرح ڈیوٹی دینے سے باقی بچے چیٹنگ کرتے ہیں۔ پھر ہمارا ریکارڈ خراب ہوجائے گا۔ ٹیم کی نظروں میں اور آپ کے سامنے بھی۔ ٹیچر نے مسکراتے ہوئے پیار سے دیکھا اور اس ہونہار بچی کو بے فکر ہوکر بھرپور توجہ سے ٹیسٹ کرنے کی طرف رغبت دلائی تو وہ بھی ٹیچر کا حکم سمجھ کر مصروف ہوگئی۔ جبکہ کچھ بچے انتہائی خوش تھے جن کا عکس ان کی آنکھوں میں چمک پیدا کرتا ٹیچر سے چھپا نہ رہ سکا۔

دس منٹ گزرنے کے بعد ''Time is over'' سنتے ہی چلتے ہاتھ رک گئے اور کچھ دیر میں ٹیسٹ چیک ہوچکے تو بچے رزلٹ سننے کے لیے بے تاب ہوئے۔ ٹیچر ٹیسٹ کو تھامے اپنی سیٹ سے ہٹ کر بچوں کے قریب آگئیں۔ لگتا ہے سب نے خوب تیاری کی تھی۔ لیس ٹیچر! تمام بچوں نے خوب پرجوش طریقہ سے جواب دیا۔ ٹیچر نے ایک بچی کا نام لیا تو وہ جھٹ خوشی کے ساتھ پراعتماد کھڑی ہوگئی۔ 9/10 نمبرز سننے کے بعد تو چہرہ اور دمک اٹھا۔ پھر باری باری سب کے ٹیسٹ کا رزلٹ ان کے ہاتھوں میں تھا۔ سب ہی مسرور دکھائی دے رہے تھے۔ مگر اس سے انجان کہ بعض طلباء پریشان ایک دوسرے کا منہ تکے جارہے تھے۔ یہ بچے تقریباً ہر کلاس میں بہترین کارکردگی دکھاتے رہے تھے۔ لیکن اپنے احساسات بتانے سے قاصر تھے جو ٹیچر بخوبی سمجھ رہی تھیں۔ میں آپ سے کچھ کہنا چاہوں گی۔ یوں تو ہر لیکچر کے بعد کوئی نہ کوئی بات آپ سب کو سمجھا دی جاتی ہے۔ مگر آج بہت غور سے سنئے کیونکہ جو بچے ٹیچر کی بات انہماک سے سنتے ہیں' کامیابی ان کے قدم چوما کرتی ہے! اب کے سارے بچے متوجہ ہوگئے۔ گویا سب کو حرص پیدا ہوگئی کہ ہم دوسرے سے بہتر ہیں۔ ٹیچر کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔ دیکھیے! ٹیچر فقط لیکچر دینے کے لیے نہیں ہوتا کہ آیا...... بلیک...... بورڈ...... وائٹ چاک کی مدد سے بھرا...... سننے و دیکھنے والے نوٹ بک سنبھالے کاپی کرتے گئے۔ نہیں! اساتذہ ملک وقوم کے معمار ہوتے ہیں۔ وہ بنیادیں مضبوط تر بناتے ہیں کہ ان کے ہاتھوں سے تعمیر شدہ عمارتیں ذرا سی جنبش سے ڈھے نہ جائیں۔ ایک فرض شناس استاد اپنا حق پہچانتا و جانتا ہے۔ اس کا کام صرف پڑھانا نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ اخلاق وکردار جیسے بیج شخصیت میں بو کر اس کی بھرپور دیکھ بھال کرتا ہے۔ جوں جوں ان کی پرورش استاد کے ہاتھوں ہوتی ہے۔ ان پودوں کی خوبصورت انداز سے تراش خراش کرنا اس کی ذمہ داریوں میں شامل ہوتا چلا جاتا ہے۔ یوں اخلاق کے پودے سے صداقت، دیانت، الفت، صاف گوئی، باہمی رواداری، یگانگت و خیرسگالی کے جذبات جیسی کلیاں کھل اٹھتی ہیں۔ جن کی خوشبو معاشرتی فضا کو خوش گوار بنا کر اسے جھوٹ، خیانت، نفرت وحسد، بغض' کینہ پروری، دشمنی' دھوکہ، ملاوٹ وفریب جیسے میل کچیل سے پاک وصاف کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے جبکہ کردار جیسے پودے سے ''دین اسلام خیرخواہی کا نام ہے'' کا مصداق میٹھا، رسیلا، شفاف پھل معاشرے کو مہیا کرنا ہے۔

سچ بتایئے گا: ٹیسٹ عقل سے کیا یا نقل سے......؟

ایک بچی ڈری سہمی کھڑی ہوئی مگر پھر پراعتماد طریقہ سے بولی جی ٹیچر خود کیا میں نے بہت محنت کی پورا دن کل......

ٹیچر کا دل دکھ سے بھر گیا مگر آج وہ ننھے منے بچوں کی راہیں متعین کرنے کا عزم رکھتی تھی۔ جسے بچے نظرانداز کر کے انجانی منزلوں پر پرواز کرتے آگے بڑھتے چلے جارہے تھے۔ سنیئے! اے قوم کے بہادر پھولو! یہ دنیا عارضی ہے۔ یہاں جو کچھ آپ بوئیں گے آگے جا کر وہی کاٹنا ہے۔ کام ہر کوئی اپنے طور سے انجام دیتا ہے۔ مگر جب اس میں جھوٹ کی آمیزش شامل ہوجائے تو آپ کے ہاتھوں سے کیا گیا کام ضرور نظر آتا ہے مگر خوبصورتی ماند پڑ جاتی ہے۔

پیارے بچو! جھوٹ کی سزا بہت سخت ہے۔ آپ پانچویں کلاس کے طالب علم ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کی دل موہ لینے والی کتنی باتیں آپ کی نظروں سے گزر چکی ہوں گی...... جی ''ٹیچر'' سب نے یک زبان ہوکر کہا...... آپ کو پتہ ہے انہیں صادق وامین کا لقب کیوں ملا؟ ان کی پاکیزہ عادت سچائی ودیانت داری کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ یہ جو نقل آپ کرتے ہیں اسے امانت میں خیانت کہتے ہیں۔ آپ ہمیں دھوکا دے سکتے ہیں جھوٹ بول کر مگر یاد رکھیں...... جھوٹ جہنم کی طرف کھینچ لے جاتا ہے...... جبکہ سچ جنت کا راستہ ہے...... اور مومن کی اک نشانی ہے کہ وہ سچ کے علاوہ بات نہیں کرتا جبکہ منافق کی ایک علامت ہے کہ جب بھی وہ بولتا ہے تو

پھلوں کا بادشاہ



آم کے مختلف نام

عربی: انبج

فارسی: انبہ

پنجابی اور سندھی: انب

انگریزی: Mango

یہ مشہور اور عام پھل ہے۔ اس کا رنگ سبز، سرخ اور زرد ہوتا ہے۔ کچا آم ذائقے میں ترش جبکہ پکا ہوا شیریں ہوتا ہے۔ اس کا مزاج پہلے درجے میں سرد و خشک اور دوسرے درجے میں پختہ و تر ہوتا ہے۔ اس کے پھول اور گٹھلی سرد و خشک ہوتے ہیں۔ اس کی متوازن مقدار خوراک کو ہضم کرتا ہے مگر ذیابیطس کے مریض کے لئے ایک چھٹانک سے زیادہ موزوں نہیں۔

فوائد

۱۔ پکا ہوا آم مولد خون ہے۔

۲۔ یہ آنتوں کو قوت دیتا ہے۔

۳۔ معدہ، گردہ، مثانہ کو طاقت دیتا ہے۔

۴۔ آم کا مربہ پھیپھڑوں، دل اور مثانے کو طاقت دیتا ہے۔

۵۔ آم کے ہرے اور نرم پتے اور دھنیا رگڑ کر پینے سے ہچکی بند ہو جاتی ہے۔

۶۔ آم کو چوس کر کھانا بہتر ہوتا ہے۔ آموں کو برف یا ٹھنڈے پانی میں تھوڑی دیر رکھنا چاہیے اور کھانے سے پہلے اچھی طرح دھو لینا چاہیے تاکہ آم کی گوند صاف ہو جائے ورنہ وہ گلے میں خراش کا سبب بن سکتی ہے۔

۷۔ آم میں وٹامنز اے اور بی کی وافر مقدار ہوتی ہے۔

۸۔ اس کے کھانے سے جسم موٹا ہوتا ہے۔

۹۔ بے خوابی کی شکایت دور کرنے کے لئے آم کھانا اور بعد میں ٹھنڈا دودھ پینا مفید ہے۔

۱۰۔ آم کا اچار بھی بنایا جا سکتا ہے۔

۱۱۔ کھٹا آم صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔

۱۲۔ نہار منہ کبھی آم نہیں کھانا چاہیے۔ اس سے معدے کو نقصان پہنچتا ہے اور جسم میں گرمی پیدا ہوتی ہے۔

۱۳۔ بغیر ٹھنڈا کئے آم اکثر جسم پر پھوڑے، پھنسیاں اور آنکھوں کی بیماریاں پیدا کرتا ہے۔

۱۴۔ آم منہ کی بے مزگی دور کرتا ہے اور بدن کا رنگ نکھارتا ہے۔

۱۵۔ آم بینائی کو قوت دیتا ہے بشرطیکہ آم کھانے کے بعد کچی لسی پی جائے۔

۱۶۔ ضعف دماغ کی وجہ سے سر درد، گرانی اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا آنے کی شکایت کو دور کرتا ہے۔

۱۷۔ آم کے پتوں کی چائے پینے سے نزلہ، زکام، دماغی کمزوری اور ہچکی ختم ہوتی ہے۔

غرضیکہ آم کچا ہو یا پکا یہ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

(محمد ابوسفیان۔ اوکاڑہ)

جھوٹ...... اپنی شخصیت کو بلند و بالا معیار پر ڈھالنے کے لیے نبی ﷺ کا ایک فرمان اپنی زندگی پر لاگو کرلیں۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تم لوگوں کو سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ تین بار آپ ﷺ نے اسی طرح فرمایا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ فرمایا: اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، آپ اس وقت تک ٹیک لگائے ہوئے تھے لیکن اب آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا، ہاں اور جھوٹی گواہی بھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے اس جملے کو اتنی مرتبہ دہرایا کہ ہم کہنے لگے کاش! آپ خاموش ہو جاتے۔ (بخاری)

سچ کا علم ہر سو اونچا رکھتے ہوئے قدم مضبوط بنالو۔ اک جھوٹ سے ہزاروں جھوٹ جنم لیتے ہیں۔ رب تعالیٰ نے ہمیں سچائی و دیانت داری کا چمکتا دمکتا زیور پہنایا ہے کہ جب ہم نے اسے اتار پھینکا معاشرہ غلاضتوں سے بھر جائے گا۔ آج آپ کا امتحان تھا۔ آج ہماری نظروں نے آپ کو حصار میں لے کر بیٹھ کر بھی ڈیوٹی اس انداز سے دی کہ آج کی بات آپ کے روشن کل کا باعث بن سکے اور ہمارے لیے ذریعہ نجات! اللہ اپنے بندوں سے بہت پیار کرتے ہیں ستر ماؤں سے بھی بڑھ کر، آپ کو انہوں نے کتنی نعمتیں نوازی آنکھیں، کان ہاتھ غرض سب کچھ ان کا صحیح استعمال آپ کو شکر گزار بنا کر آرام دہ جنت عطا فرمائے گا کیوں اب بتایئے......؟ اللہ کا یہ سنہری قول مانیں گے......؟

وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ (سورۃ الحج)

''اور جھوٹی بات سے بچو''

یہ باتیں سن کر غیر مذہب سے تعلق رکھنے والی اس بچی نے ہمیشہ سچ بولنے کا عہد کیا......تو ٹیچر نے کہا آپ کو دس میں سے نو نمبر ملنے ہیں جبکہ دوسرا سوال آپ نے نقل کیا تھا...... عجیب سرشاری میں اس نے اتنا کہا۔ ٹیچر ان شاء اللہ آئندہ بالکل سچ...... وہ دو تین بچے بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ ٹیچر سوری ہم نے بھی......شرمندگی سے گردن جھکائے وہ ٹیچر کے دل میں اعلیٰ مقام بنا گئے...... مگر ٹیچر کے الفاظ انہیں اک نیا سبق پڑھایا......نیکی میں سبقت مسلم بچوں کا فرض ہے۔ یاد رکھیے! جو میں آپ سے کہلوانا چاہ رہی تھی...... وہ نین تارا نے سب سے پہلے مانی...... آپ کو اپنے مذہب نے بات سکھا دی ہیں انہیں دل سے قبول کیجئے کہ یہ ''تحفہ سعادت'' ہے غیر مذہب کے افراد آپ نے اپنے اخلاق سے تراشنے ہیں اور یہ جب ہی ممکن ہے جب آپ خود اخلاص وسچائی کا بول و بالا کریں گے......ٹیچر ان شاء اللہ......!! نین تارا کے ساتھ اتنی پر زور آوازیں ابھریں کہ سکول گونج اٹھا......!!

(حمیرا رحمانی۔ ڈیرہ اسماعیل خان)



نیچے دی گئی تصویر کے تمام حصوں کو کاٹ کر علیحدہ کر لیں اور دی ہوئی تصویر کے مطابق مکمل کر کے اس کے نمبرز کی ترتیب ہمیں ارسال کریں۔

درست ترتیب ارسال کرنے والوں میں قرعہ اندازی کے ذریعے انعامات تقسیم کیے جائیں گے۔

شالامار باغ

شالیمار باغ یا شالامار باغ مغل شہنشاہ شاہ جہاں نے لاہور میں 1641ء-1642ء میں تعمیر کروایا۔ باغ کے گرد اینٹوں کی ایک اونچی دیوار ہے۔ باغ 3 حصوں میں بٹا ہوا ہے اور تینوں کی بلندی ایک دوسرے سے علیحدہ ہے۔ تینوں حصوں کے نام فرح بخش، فیض بخش اور حیات بخش ہیں۔ باغ کو ایک نہر سیراب کرتی ہے۔ باغ میں 410 فوارے ہیں، 5 آبشاریں اور باغ میں آرام کے لیے عمارتیں ہیں۔





روضہ 147
پزل جیتنے والے

اول: ہادیہ فاطمہ — ہارون آباد

دوم: لاریب — کیماڑی کراچی

سوم: زینت، رفاقت — پوسٹ آفس کنگن پور، قصور

سیرِ جہاں

وادی کالام

قدرت کی بے پناہ خوبصورتیوں سے بھری وادی کالام سوات کے مرکزی شہر مینگورہ سے 96 کلومیٹر کے فاصلے پر شمال کی جانب واقع ہے۔ سطح سمندر سے اس کی بلندی 6886 فٹ ہے اور اس کی آبادی پچاس ہزار کے قریب افراد پر مشتمل ہے۔ یہاں کی بلند ترین چوٹی فلک سیر کہلاتی ہے۔ جو چوبیس ہزار فٹ بلند ہے۔ یہ بلند پہاڑ سوات اور چترال کے درمیان ایک طرح کی قدرتی حد بندی بھی ہے۔

کالام جاتے ہوئے راستے میں دوسرے خوبصورت مقامات مدین اور بحرین آتے ہیں جن سے آگے بڑھتے ہوئے دریائے سوات کے سنگ سنگ سفر کر کے کالام پہنچا جا سکتا ہے۔ سیاحوں کے ٹھہرنے کے لیے کالام میں بہت خوبصورت اور پرآسائش ہوٹل ہیں۔ کالام جانے کے لیے بہترین موسم مئی سے اکتوبر تک ہے۔

کالام کے چاروں طرف بلند و بالا پہاڑوں کے لامتناہی سلسلے ہیں جن کے بیچ میں وادی کالام تاج میں لگے کسی خوبصورت ہیرے کی مانند نظر آتی ہے۔ رنگ برنگ قدرتی پھولوں کے تختے، اخروٹ اور سیب کے جھومتے ہوئے درخت اور مکئی کے لہلہاتے کھیت خوبصورت منظر کشی کو جنم دیتے ہیں۔ دریا کا مدبھرا شور اور دھوپ کی تمازت میں چاندی کی مانند چمکتی برف، سب مل کر انسان کو مسحور کر دیتے ہیں اور دل کو ٹھنڈک اور دماغ کو فرحت و سرور بخش دیتے ہیں۔

یہ علاقہ دریائے سوات کے کنارے فطری مناظر کے لحاظ سے کاغان سے بہت زیادہ خوبصورت اور میدانوں کی شادابی کی وجہ سے کشمیر ثانی ہے۔ یہاں قدرتی جھیلیں ہیں، دریائے سوات سے ہر سو نکلتے ہوئے ندی نالے ہیں، سرسبز کھیتوں میں جا بجا خوبصورت پھول کھلے ہوئے ہوتے ہیں، پہاڑوں پر برف کی رنگا رنگ چٹانیں نظر آتی ہیں، جن میں طرح طرح کے پھول اور پھلوں کے درخت و پودے ہیں۔ دور سے پہاڑوں پر برف کے چھوٹے چھوٹے گلیشیئرز کا سہانا منظر اور مانکیال پہاڑ کی 18750 فٹ بلند چوٹی پر سورج کا طلوع و غروب ہونا م رات کی خاموشی اور ستاروں کا جھرمٹ کالام کے وجدانی مناظر ہیں۔ گرمیوں میں یہاں مون سون ہواؤں کے اثرات نہیں ہوتے جس کے باعث یہاں کا موسم خشک اور معتدل رہتا ہے۔ خاص کالام کی ایک انفرادیت یہ ہے کہ دن کے وقت یہاں تیز ہوائیں چلتی ہیں اور شام کے وقت یہ ہوائیں رک جاتی ہیں۔ لہٰذا دن کے وقت گرمی اور رات کو سردی کا قطعی احساس نہیں ہوتا۔ وادی کالام کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ زیریں وادی اور بالائی وادی زیریں وادی دریائے سوات کے دائیں طرف واقع ہے۔ جہاں کالام کا قدیم گاؤں آباد ہے۔ کچے پکے مکان جن میں لکڑی کا کام نمایاں نظر آتا ہے، قدیم و جدید کا حسین امتزاج پیش کرتے ہیں۔

دریائے سوات کے دائیں کنارے پر ایک قدیم مسجد ہے، جس کی تعمیر زیادہ تر بھاری بھرکم لکڑی سے کی گئی ہے۔ اس کے مضبوط اور بڑے بڑے دیوہیکل شہتیر صدیوں پرانے ہیں۔ یہ مسجد کافی بڑی ہے جس میں علاقے کے لوگ اور دور دراز سے آئے ہوئے مسافر نماز ادا کرتے ہیں۔ باہر کے لوگوں کے لیے یہ مسجد نماز کے علاوہ اپنی منفرد تعمیر اور غیر معمولی قدامت کی وجہ سے بھی توجہ کا مرکز بنی رہتی ہے۔

بالائی کالام دریائے سوات کے بائیں جانب ریت کے اونچے ڈھلوانی ٹیلوں کے اوپر ''فلک سیر'' پہاڑ کے دامن میں ایک بڑے میدان میں واقع ہے۔ جہاں جدید تعمیرات نے کالام کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کیا ہے۔ یہاں کی رنگ برنگ جدید عمارتیں عجیب طرح کی سرخوشی کا باعث بنتی ہیں۔ بالائی کالام کو ''کس'' کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ یہاں سے زیریں کالام کا نظارہ بہت دلکش، پر کیف اور جاذب نظر آتا ہے۔ دریا کی دوسری طرف دریا سے نکلی ہوئی چھوٹی چھوٹی نہروں پر چارپائیاں اور میز و کرسیاں پر لوگ ٹولیوں کی شکل میں بیٹھے کھانا کھاتے اور چائے پیتے نظر آتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہاں بہت گہما گہمی اور رونق ہوتی ہے۔

زیریں کالام کا ایک حسین منظر اسی وادی کے دو دریاؤں کا پرکشش سنگم ہے۔ یہاں دریائے اتروڑ اور دریائے اوشو آ کر ملتے ہیں۔ دریائے سوات کا تند و تیز سلسلہ یہیں سے شروع ہوتا ہے۔ کالام کا پانی بہت سرد اور ہاتھوں کو سن کر دینے والا ہے۔ یہاں پرداشوی، توروالی، قش کاری، اشوجی، تانگری، گوجری، پشتو اور قومی زبان اردو بولی جاتی ہے۔ اس علاقے کے لوگ ڈھیلے ڈھالے روایتی لباس زیب تن کرتے ہیں جن میں خوبصورت اور مخصوص قسم کے گل کاری سے مزین لباس اور چاندی کے روایتی زیور میں ملبوس خواتین انسان کو قدیم زمانے کی یاد دلاتی ہیں لیکن سیاحوں کی افراط کی وجہ سے یہ روایات اب ماضی کا قصہ بنتی جا رہی ہیں۔

کالام برف پوش چوٹیوں، گھنے چیڑ و دیار کے جنگلوں، بنفشہ، سیب، زیرہ اور مختلف پھلوں اور پھولوں کی ایک دل کش جلوہ گاہ ہے۔ یہاں دیار، فر، سپروس اور کائل کے درخت ہیں۔

کالام خاص سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر گھنے جنگلات کا ایک سلسہ ہے جس میں سورج کی روشنی بمشکل چھن چھن کر آتی ہے۔ ان وسیع جنگلات میں شاہ بلوط، شیشم، صنوبر اور اخروٹ کے درخت عام ہیں۔ شہد اور تازہ پھل، کالام میں کڑھے ہوئے ملبوسات، شالیں، چاندی کے ظروف، ہاتھ کے بنے ہوئے کھیس، چادریں اور لکڑی کی منقش اشیاء یہاں کے خاص تحفے ہیں۔ بے شک کالام قدرت کی کاریگری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جس کا حسن انسان کو حیران کر دینے کے لیے کافی ہے۔

محمد عظیم اسلم۔ پتوکی





گرمیوں کی چھٹیاں ہوئیں تو ہم نے سمر کیمپ کی مہم لانچ کی اور سرگرمی سے اس کی تیاریاں شروع کر دیں۔ جب بچوں میں سمر کیمپ کا تعارف کروایا تو بچے بے تاب تھے کہ وہ دن کب آئیں گے جب وہ المحمدیہ روضہ سوسائٹی کے کیمپ میں شامل ہوں گے۔ آخر وہ دن آ ہی گئے جب سمر کیمپ شروع ہوئے۔ ہم گوجرانوالہ میں ابھی تک چار سمر کیمپ کروا چکے ہیں جس میں پہلا کیمپ پاپولر نرسری میں ٹیلنٹ سکول' دوسرا سیالکوٹ روڈ تقویٰ سکول' تیسرا اردو بازار کے قریب آرائیاں والی گلی مسجد القادسیہ اور چوتھا محلّہ اسلام پورہ میں لگایا۔ ان کیمپوں میں ہم نے بچوں کو دعا اور حدیث کو یاد کروانے کے ساتھ ساتھ سیرت النبی ﷺ' مسلم ہیروز' اخلاق و آداب اور تقریر کرنے کے فن پر خصوصی توجہ دی۔ اسی طرح بچوں کو چاک و چوبند رکھنے کے لئے مختلف کھیل کروائے جاتے۔ سیرت کا سیشن معظم بھائی پڑھاتے' نعمان بھائی بچوں اچھا مقرر بننے کے گُر بتاتے مثلاً کھڑا کس طرح ہونا ہے۔ دیکھنا کہاں ہے' اشارے کس طرح کرنے ہیں۔ بولنے کا انداز کیا ہونا چاہیے وغیرہ وغیرہ تو ارسلان بھائی دیگر اسباق پڑھاتے مثلاً ''وہ میرا ہے میں اسی کا ہوں' سچ میری خوبصورتی' میرے تعلقات میرے والدین کے ساتھ' حیا میری خوبصورتی وغیرہ۔ ان کو بچے انتہائی سنجیدگی سے سنتے اور اس پر عمل کرنے کا وعدہ کرتے اسی طرح ہماری ٹیم میں فیصل اور مظہر بھائی بھی شامل تھے۔ ساتھ بچے روزانہ گھروں سے ڈرائنگ بھی بنا کر لاتے۔ ہمارا ایک کیمپ تو پہلے ختم ہو چکا تھا۔ باقی تین سمر کیمپ اکٹھے ختم ہوئے۔ ہم نے ان تینوں کیمپوں کے آخری دن میں بچوں کا تقریری مقابلہ رکھا۔ چاروں کیمپوں کے بچوں کو مسجد القادسیہ کے کانفرنس ہال میں جمع کیا۔ یہاں بچوں کے والدین بھی موجود تھے۔ کل 112 بچوں میں سے 32 بچوں کو منتخب کیا گیا جو فائنل راؤنڈ تک پہنچے۔ ان میں سے فرسٹ' سیکنڈ اور تھرڈ کا فیصلہ ہمارے تین جج صاحبان نے کرنا تھا۔ پھر ان بچوں کا مقابلہ شروع ہوا۔ ہر بچے کو اپنے فن تقریر کے جوہر دکھانے کے لئے تین منٹ کا ٹائم دیا گیا۔ جب سب بچوں نے تقریر کرلی تو پھر رزلٹ تیار ہوا تو پہلی پوزیشن فیض اللہ کامران (اسلام پورہ)' حنظلہ بابر (پیپلز کالونی) اور تیسری مکرم شاہد (پاپولر نرسری) نے حاصل کیں۔ ان بچوں کو شیلڈز انعام دی گئیں۔ اسی طرح 10 بچے ایسے تھے جن کو حسن کارکردگی کا انعام ملا۔ پانچ بچے ایسے تھے جن کو ڈرائنگ میں بہتر کارکردگی کا انعام ملا۔ اسی طرح تینوں کیمپوں کے وہ بچے جن کی کارکردگی اچھی تھی' ان کو ہیرو آف کیمپ کے ایوارڈ ملے جن میں تقویٰ سکول سے اسامہ احسان مسجد القادسیہ سے طلحہ امین اسلام پورہ سے فیض اللہ کامران بھائی شامل تھے۔ علاوہ ازیں کیمپ میں شرکت کرنے والے تمام بچوں کو سرٹیفکیٹ بھی دیئے گئے۔

درست پزل بھیجنے والوں کے نام

ثانیہ اقبال' بوریوالہ۔ خبیب عطاء اللہ۔ بینش رفاقت حسین' جلالپور جٹاں ضلع گجرات۔ اخت مصعب' گگومنڈی۔ نورین سلیم' لاہور۔ محمد افضل بن محمد اسلم' کالا گوجراں جہلم۔ اقراء یاسر' لاہور۔ انوار الحق ثانی۔ عبدالصبور' حسن کالونی نوشہرہ کینٹ۔ حمزہ حازم محمد عبداللہ' باغبانپورہ لاہور۔ اسامہ' فیصل آباد۔ سعدیہ' سعد بن ندیم اشرف' مظفرگڑھ۔ انعم رفیق' رینالہ خورد۔ معاذ الرحمٰن سلفی' صفدر آباد ضلع شیخوپورہ۔ محمد احسان الرحمٰن' مرکز خیبر فیصل آباد۔ حبیب الرحمٰن' صرافہ بازار پشاور۔ محمد عثمان آصف' سرگودھا۔ عبداللہ فیاض' دیپالپور ضلع اوکاڑہ۔ علی سلمان اشرف دیپالپور ضلع اوکاڑہ۔ محمد فیاض' لیاقت پور رحیم یار خان۔ حافظ محمد علی' گرین ٹاؤن لاہور۔ عبدالباسط شاہین' فورٹ عباس۔ محمد اسلم شاہین' فورٹ عباس بہاولنگر۔ ماہ نور' خوشاب۔ حیفہ' اقراء سرور بٹ' سادوگورائیہ۔ محمد حسن طلال' محمد احمد' چیچہ وطنی۔ نائلہ لطیف' شیخوپورہ۔ فاکعہ عابد' ضلع منڈی بہاؤالدین۔ ابوزبیر اسماعیل۔ حافظ محمد حبیب الرحمٰن محمدی' مرکز خیبر نشاط آباد فیصل آباد۔ شمسہ کنول' حمزہ انصر' سمندری فیض پور۔ حافظ صالحہ انیس' حافظ صفی الرحمٰن' کلیم اللہ' رنگ محل لاہور۔

رزلٹ پزل شمارہ نمبر 145

اول

ہادیہ فاطمہ...... ہارون آباد

دوم

لاریب...... کیماڑی کراچی

سوم

زینت' رفاقت...... قصور

نوٹ

شمارہ نمبر 146 تصویری نمائش کے انعام یافتگان اپنے نام مکمل پتے روضۃ الاطفال کے ایڈریس پر بھیجیں تاکہ ان کے انعامات روانہ کئے جاسکیں۔ شکریہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ ایڈیٹر محترم اور تمام قارئین صحت و ایمان والی زندگی میں ہوں گے۔ان شاء اللہ

شمارہ نمبر 146 ہاتھوں میں ہے۔عزیز قارئین کرام! اسرائیل نے غزہ پر بے پناہ ظلم وتشدد کیا۔ کتنے ہی پیاروں کو ان کی ماؤں سے جدا کیا۔ کتنی ہی بیٹیوں کی عزتوں کو تار تار کیا مگر مسلمان ہیں کہ خبر تک نہیں ہے انہیں۔غزہ کے پیارے پھول بھی ہمارے بھائی اور بہن ہیں' ان کی حفاظت بھی ہمارا اولین فریضہ ہے۔ جہاں تک ہو سکے تو ان کافروں کے لئے طاقت تیار رکھیں اور مظلوم مسلمانوں کے لئے اللہ کے حضور دعا کریں کہ اللہ انہیں آزادی کی نعمت عطا فرمائے۔آمین

مدثر نوید بھائی نے کیا ہی خوب تحریر لکھی۔ دراصل نصاب ہی بچوں کا مستقبل ہے' اگر نصاب اسلامی ہے تو معاشرہ اسلامی ہوگا' بصورت دیگر غیر اسلامی......

ایڈیٹر محترم! ''آداب زندگی'' کا سلسلہ بہت اچھا ہے' اسے ہمیشہ جاری رکھیں تا کہ زندگی گزارنے کے تمام سنہری اصولوں سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد ان پر عمل پیرا ہوا جا سکے۔اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ زندگی دے تو ایمان والی اور اگر موت دے تو شہادت والی۔آمین

والسلام

(زبیر بن خالد' عثمان بن خالد مرجالوی)

☆☆☆☆☆

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بھائی میں پچھلے چار سالوں سے روضہ کا قاری ہوں۔جب میں 9 سال کا تھا۔

زندگی میں پہلی بار خط لکھ رہا ہوں کیونکہ سمر کیمپ میں جس ٹیم سے ملا ان کے ساتھ بہترین 7 دن گزار کر روضۃ الاطفال میں خط لکھنے کی آرزو شدت اختیار کر گئی۔میری سب قاری حضرات سے گزارش ہے کہ الحمد یہ روضہ سوسائٹی کی ٹیم کے ساتھ جڑے رہیے۔ اللہ دونوں جہانوں کی کامیابیاں عطا کرے گا۔جب بھی مجھ سے کوئی پوچھتا ہے بڑے ہو کر کیا بنو گے تو میرے دل اور زبان سے ایک ہی بات نکلتی ہے ''مجاہد''۔میں حافظِ قرآن بھی اپنی ماں کی کوششوں سے بنا۔اب امید ہے ان کی دعائیں ہی مجھے اس میدان میں بھی کامیاب کریں گی۔(ان شاء اللہ)

والسلام

(محمد مبین۔ماڈل کالونی' کراچی)

☆☆☆☆☆

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زمانے کو اب اپنی منزل مبارک
کہ اک خضرِ رہ گزار آ گیا ہے

ایڈیٹر بھیا! روضۃ الاطفال سے میرے علم میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔یہ میری زندگی میں بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ پہلے میں ڈائجسٹ اور رسالے پڑھ کر اپنا قیمتی وقت ضائع کرتی تھی۔لیکن روضۃ الاطفال مجھے ایک کامیاب مرکز پہ لے آیا ہے جسے میں یوں کہنا چاہوں گی

بھٹکے ہوؤں کو بھولے ہوؤں کو اِک مرکز پہ لایا
کتنے رسالوں اور ڈائجسٹ کے جھرمٹ میں سورج بن کر آیا

میں دعا کرتی ہوں کہ یہ سورج بہت زیادہ روشن ہو اور اللہ آپ کو ہمیشہ دین وایمان کی حالت میں رکھے۔آمین

اللہ حافظ روضہ والو! خطا معاف کر دینا خط شائع کرنے کی جب گھڑی آئے' ہمیں بھی یاد کر لینا

والسلام

(جویریہ۔منڈی بہاؤالدین)

☆☆☆☆☆

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایڈیٹر بھیا کیا حال ہیں آپ کے؟ امید ہے ٹھیک ہوں گے۔روضۃ الاطفال کے سرورق پر قرآن مجید سے پھوٹتی شعائیں بہت پیاری لگ رہی تھیں۔آداب زندگی بہت اچھا سلسلہ ہے۔صراط مستقیم اور گارشیا کی التجا اچھی کہانیاں تھیں۔باقی تحاریر بھی اچھی تھیں۔''راستہ تلاش کریں'' سلسلہ ختم کیا جائے' اس کا کوئی فائدہ نہیں۔عربی سکھانے کا سلسلہ جو آپ ختم کر چکے ہیں دوبارہ شروع کر دیں (تجویز قابل غور ہے) ''چاچا جی'' کو کہیں کہ وہ دوبارہ آ جائیں (چاچا جی لگتا ہے کوہ قاف چلے گئے......دعا کریں لوٹ آئیں)۔میں نے پہلے بھی 28 مئی کے بارے میں آرٹ جو میں نے بڑی مشکل سے بنائی تھی' خط اور نظم بھیجی تھی' بس اتنا کہتی ہوں کہ مہربانی کر کے یہ بتا دیا کریں کہ شائع کیوں نہیں کی تا کہ دل کو تسلی تو ہو جائے۔(آرٹ موضوع کے مطابق اور اچھی ہونی چاہیے' کوئی بھی تحریر' نظم حوالے کے ساتھ اور معیاری ہو)

والسلام

(اخت مصعب۔گگو منڈی بورے والا)

☆☆☆☆☆

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیارے روضۃ الاطفال کہو کیسے ہو؟ امید ہے خیریت سے ہو گے کیونکہ شمارہ نمبر 147 پوری آب و تاب سے میرے سامنے جلوہ افروز ہے۔''صراطِ مستقیم'' کہانی بہت اچھی اور سبق آموز تھی۔مالم جبہ کی سیر بھی پسند آئی۔یہ موٹی بچوں کی سائنس تو بڑی باقاعدگی سے ہر دفعہ ایک پورا صفحہ لے جاتی ہے۔

دیکھو روضہ! تم نے مسلم سائنسدانوں کے بارے میں بہت کم معلومات دیں' اجازت ہو تو یہ سلسلہ ہم شروع کریں۔(جناب انتظار کا ہے کا)۔جاتے ہوئے یہ عرض کر دوں کہ ہم تمہارے بچپن سے قاری ہیں۔جب تم ''ننھے مجاہد'' تھے۔تمہاری زندگی کے 9 سال ہمارے ساتھ ہی گزرے ہیں۔اس حساب سے ہم تمہارے بزرگ ہیں اور احترام کا تقاضا یہ ہے کہ یہ خط ردی کی ٹوکری سے پرے ہی رکھا جائے۔(ہم شروع ہی سے آپ کو پڑھاتے اور سکھاتے آئے ہیں اور آپ 9 سال سے میری شاگردہ ہیں اور اس حساب سے ہم آپ کے استاد ہوئے!) جزاکم اللہ خیرا

والسلام

(اخت مزمل ثناء اللہ)

پیوستہ رہ روضہ سے......امید اشاعت رکھ

فرح عبدالطیف' گوجرانوالہ۔ثانیہ اقبال' بوریوالہ۔حافظہ ماریہ' حافظہ آمنہ بنات عبدالقیوم صباء' خانیوال۔شمسہ' حمزہ انصر' سمندری۔انوار الحق ثانی' قصور۔اقراء یاسر' چک 97۔اخت علی رضا' حافظ قاسم رضا چک 249۔محمد عظیم اسلم' پتوکی۔انعم افضل بنت محمد افضل ضلع شیخوپورہ۔حمزہ رفیق' فیصل آباد۔حافظہ ماریہ یعقوب' فیصل آباد۔عشاء شبیر' روباب شبیر' فیصل آباد۔عثمان خالد' فیصل آباد۔مدیحہ ظفر' نور پور۔صائمہ شریف' جوہر آباد۔حافظہ عفیفہ مریم' جھنگ صدر۔حفصہ سرور' سادو گورائیہ۔محمد حسن طلال۔محمد احمد' چیچہ وطنی۔ارم نصیر' چیچہ وطنی۔بنت طارق جاوید' چیچہ وطنی۔نورین سلیم۔شہزاد گلزار' اوکاڑہ۔

پیراشوٹ بنائیں

سجاد نذیر

پیارے بچو! آج ہم آپ کو جو تجربہ سکھانے جا رہے ہیں، وہ بہت ہی دلچسپ ہے۔ تو پھر تجربہ کرنے کے لیے ہو جائیے تیار اور لے آیئے مطلوبہ سامان۔

ارے ارے ٹھہرو! پہلے دیکھ تو لو مطلوبہ سامان کیا ہے؟

- ایک پلاسٹک کا تھیلا (شاپر)
- ایک نلکی یا چار دھاگے (ہر ایک کا سائز 12 انچ)
- ایک پلاسٹک کا چھوٹا سا کھلونا
- ایک قینچی

اچھا تو پیارے بچو! ہو گیا سامان اکٹھا......؟ تو اب کرنا کچھ یوں ہے کہ شاپر کو ایک مربعی شکل میں کاٹ لیجئے اب اس شاپر کے ہر کونے پر دھاگہ باندھ دیں۔ اب ان چاروں دھاگوں کے دوسرے کناروں کو اکٹھا کر کے آخر سے تھوڑا پہلے گرہ لگا دیں۔ گرہ سے نیچے جو حصے بچتے ہیں۔ ان کو پلاسٹک کے کھلونے سے باندھ دیجئے اور ہاں یہ کھلونا پلاسٹک کا اور ہلکا ہونا چاہیے۔

جی تو بچو! چھت پر جایئے لیکن احتیاط سے کسی کو گرانا نہیں ہے۔ اب شاپر کو پھیلا کر اس کھلونے کو چھت سے نیچے کی طرف چھوڑ دیجئے۔ آپ دیکھیں گے یہ آہستہ آہستہ زمین کی طرف جاتا ہے اور اپنا توازن بھی برقرار رکھتا ہے اور آرام سے زمین پر آ ٹھہرتا ہے اور ٹوٹتا بھی نہیں، بالکل ایسے جیسے ایک پیراٹروپ زمین پر آتا ہے۔

دراصل زمین کی کشش ثقل کھلونے کو اپنی طرف کھینچتی ہے جبکہ شاپر کے ہلکا ہونے کی وجہ سے ہوا کی مزاحمت اس کو نیچے آنے سے روکتی ہے اس طرح زمین کی کشش کم ہو جاتی ہے اور کھلونا بڑے آرام سے زمین پر آ جاتا ہے۔

پیارے بچو! آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے فضائیہ کے ہواباز بالکل اسی طریقے سے اڑتے ہیلی کاپٹر سے زمین پر بلاخوف چھلانگ لگا دیتے ہیں اور بحفاظت زمین پر پہنچ جاتے ہیں۔





